



گردشی قرضے 3 نئتے میں 40 ارب روپے بڑھنے پر تشویش

تو انہی بھر ان مزید تکمیل، کاروباری سرگرمیاں ماند، معیشت مزید کمزور ہو گی، اسلام آباد چیمبر لائن لاسر گھٹانے کیلئے ٹرانسیشن لائنز بہتر، ڈینالرز سے وصولیوں کی کوششیں تیز کر دیکا مطالبه اسلام آباد (وقائع نگار خصوصی) اسلام آباد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر شیخ عارف حیدر نے کہا ہے کہ گزشتہ 3 ہفتوں میں پاکستان کے گردشی قرضے میں 40 ارب روپے کا اضافہ انتہائی تشویشاً کا ہے، اس سے ملک میں تو انہی بھر ان مزید تکمیل ہو گا جس کے صفتی و تجارتی سرگرمیوں پر مخفی اثرت مرتب ہوں گے اور معیشت مزید کمزور ہو گی۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ 31 مئی 2018 تک ملک کا گردشی قرضہ 507 ارب روپے تھا جو اب بڑھ کر 1547 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے اور اگر اس پر فوری قابو نہ پایا گی تو ملک کو بدترین لوڈ شیڈنگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ شیخ عارف حیدر نے کہا کہ پاکستان کے تو انہی شعبے کا قرضہ ایک کھرب روپے سے تجاوز کر گیا ہے اور اگر اس روشن کو جلد تبدیل نہ کیا گیا تو معیشت شدید مشکلات کا شکار ہو گی۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ بلا امتیاز تمام ڈینالرز سے بھلی کے باؤں کی وصولی کیلئے کوششیں تیز کرے اور اس سلسلے میں ایک جامع حکمت عملی وضع کرے تاکہ معیشت کو مزید تباہی سے بچایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ جو بازار لوگ بھلی کے بل اوپر نہیں کرتے ان کی بھلی کاٹ لی جائے کیونکہ چند افراد کی عدم ادائیگی کا خمیازہ پوری قوم کو بھگتا پڑتا ہے جو کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ آئی سی آئی کے صدر نے کہا کہ پاکستان آنکھ سروے برائے 18-2017 کے مطابق ہمارے ملک میں 64 فیصد بھلی تحریم ذرائع سے پیدا اکی جاتی ہے بھی وجہ ہے کہ ہماری بھلی کی قیمت خلل میں سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیا میں بھلی کی او سط قیمت 7 روپے فی یو نٹ ہے جبکہ پاکستان میں 13 سے 14 روپے فی یو نٹ بھتی ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بھلی بھلی کی وجہ سے کاروباری لاگت میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت پانی اور قابل تجدید ذرائع سے بھلی پیدا کرنے پر زیادہ توجہ دے تاکہ سستی بھلی پیدا ہونے سے نہ صرف کاروباری سرگرمیوں کو بہتر فروغ ملے بلکہ مصنوعات سستی ہونے سے برآمدات میں اضافہ ہو اور مہنگائی کم ہونے سے عوام کو بھی ریلیف ملے۔ اسلام آباد چیمبر کے سینئر نائب صدر محمد نوید ملک اور نائب صدر ثار مژاہ نے کہا کہ پاکستان میں بھلی کا نیشنل درک کافی پر انا ہو گیا ہے جس وجہ سے بھلی کی ترسیل و تقسیم کے نقصانات کافی زیادہ ہیں جو بھلی کے فیاض کا باعث بنتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض بھلی کمپنیوں کے ترسیل و تقسیم کے نقصانات 22 فیصد سے 37 فیصد تک ریکارڈ کیے گئے ہیں جبکہ حکومت کو ترسیل نقصانات کی وجہ سے سالانہ 130 ارب روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے لہذا انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بھلی کی چوری اور ترسیل و تقسیم کے نقصانات کو کم کرنے کیلئے فوری اصلاحی اقدامات کرے تاکہ تو انہی کی صور تحال بہتر ہونے سے صنعت و تجارت کو بہتر فروغ ملے اور معیشت بہتری کی طرف گامزن ہو۔